## سوال

جائز بیع سلم کے چند مسائل

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کوئی شخص ضرورت مند ہو اور وہ کسی سے کچھ نقد رقم اس شرط پر ادھار لے کہ وہ ایک معین مدت کے بعد اس رقم کے عوض اتنے صاع گندم یا مکئی دے دے گا لیکن جب یہ سودا کرتا ہے، اس وقت گندم یا مکئی ابھی تک کھانے کے قابل نہیں ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب قرض دہندہ مقروض کے ذمہ مذکورہ صاع لازم قرار دے دے گا، تو یہ مسئلہ مسائل سلم میں شمار ہو گا اور سلم بیع کی ایک قسم ہے جو کہ حسب ذیل سات شرطوں کے ساتھ صحیح ہے:

(1) یہ بیع ایسے سودے کے بارے میں ہو جس کی صفت کو ضبط کرنا ممکن ہو۔

(2) اس کی ایسی صفت بیان کرے جس سے قیمت کا اختلاف ظاہر ہو۔

(3) ناپ والی چیز میں اس کے ناپ، تول والی چیز میں اس کے وزن اور پیمائش والی چیز کے بارے میں اس کی پیمائش کی مقدار کو بیان کرے۔

(4) جس چیز کی بیع سلم کی جا رہی ہو، اسے سپرد کرنے کے لیے مدت معلوم کی شرط عائد کرے۔

(5) جس چیز کے بارے میں بیع سلم کی جا رہی ہو وہ اپنی جگہ پر موجود ہو۔

(6) معاہدہ کی مجلس میں قیمت کو اپنے قبضہ میں لے لے۔

(7) بیع سلم ذمہ کے بارے میں کرے اور اگر سامان کے بارے میں کی تو صحیح نہیں ہوگی۔ قرآن مجید سے بیع سلم کے جواز کی دلیل حسب ذیل آیت کریمہ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ‌‌ **٢٨٢** ... سورة البقرة

"اے مومنو!جب تم آپس میں کسی میعاد معین کے لیے قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں گواہی دیتا ہوں کہ قرض جو ایک مدت کے لیے سپرد کیا گیا ہو، اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا اور اس کی اجازت دی ہے اور پھر آپ نے تائید میں اسی مذکورہ بالا آیت کو پڑھا۔ اسے سعید (بن منصور) نے روایت کیا ہے۔

سنت سے اس کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو اہل مدینہ پھلوں کی ایک یا دو سال کی ادھار بیع کیا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا:

(من اسلف فی شئیء فلسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم) (صحیح البخاري' السلم' باب السلم فی وزن معلوم' ح:2240 وصحیح مسلم' المساقاۃ' باب السلم' ح:1604)

"جو شخص کسی چیز کی ادھار بیع کرے تو وہ معلوم ناپ، معلوم وزن اور معلوم مدت تک کے لیے بیع کرے۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

**محدث فتوی**

**فتوی کمیٹی**